سورة النساء

آیت ۶۴ - ۷۲

وَ مَآ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذۡنِ اللّٰهِ ؕ وَ لَوۡ اَنَّهُمۡ اِذۡ ظَّلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ
جَآءُوۡكَ فَاسۡتَغۡفَرُوا اللّٰهَ وَ اسۡتَغۡفَرَ لَهُمُ الرَّسُوۡلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيۡمًا ﴿۶۴﴾
فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوۡكَ فِيۡمَا شَجَرَ بَيۡنَهُمۡ ثُمَّ لَا يَجِدُوۡا فِىۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ
حَرَجًا مِّمَّا قَضَيۡتَ وَ يُسَلِّمُوۡا تَسۡلِيۡمًا ﴿۶۵﴾ وَ لَوۡ اَنَّا كَتَبۡنَا عَلَيۡهِمۡ اَنِ اقۡتُلُوۡۤا
اَنۡفُسَكُمۡ اَوِ اخۡرُجُوۡا مِنۡ دِيَارِكُمۡ مَّا فَعَلُوۡهُ اِلَّا قَلِيۡلٌ مِّنۡهُمۡ ؕ وَ لَوۡ اَنَّهُمۡ فَعَلُوۡا مَا
يُوۡعَظُوۡنَ بِهٖ لَكَانَ خَيۡرًا لَّهُمۡ وَ اَشَدَّ تَثۡبِيۡتًا ۙ﴿۶۶﴾ وَّ اِذًا لَّاٰتَيۡنٰهُمۡ مِّنۡ لَّدُنَّاۤ اَجۡرًا عَظِيۡمًا
ۙ﴿۶۷﴾ وَّ لَهَدَيۡنٰهُمۡ صِرَاطًا مُّسۡتَقِيۡمًا ﴿۶۸﴾ وَ مَنۡ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوۡلَ فَاُولٰٓـئِكَ مَعَ الَّذِيۡنَ
اَنۡعَمَ اللّٰهُ عَلَيۡهِمۡ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَ الصِّدِّيۡقِيۡنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِيۡنَ ۚ وَ حَسُنَ
اُولٰٓـئِكَ رَفِيۡقًا ؕ﴿۶۹﴾ ذٰلِكَ الۡفَضۡلُ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيۡمًا ﴿۷۰﴾

سورہ النساء

خاندان معاشرے کی بنیادی اکائی ہے
اجتماعیت کی اعلیٰ ترین شکل ریاست -
خاندان کی مضبوطی کا دارومدار میاں بیوی، ماں باپ، اولاد، اقرباء، یتامیٰ کے حقوق کے تحفظ
ریاست کا استحکام - داخلی اور خارجی محاذ پر اتحاد و یکجہتی
منافقین ریاست کو کھوکھلا کرتے ہیں
اہلِ کتاب کی دعوت کو اسلام
اسلامی اجتماعیت کے فرائض میں سے

آیات ۱-۴۳ اسلامی حسنِ معاشرت کے احکام
امتِ مسلمہ کو خطاب - احکامِ شریعت (عائلی، خاندانی حقوق، یتامیٰ، وراثت، جنسی بے راہروی، نکاح، حقوقِ نسواں...)

1

آیات ۴۴-۵۷ اہلِ کتاب کو خطاب
ان کو دعوت، ان کی گمراہی کا بیان، ان کی اوہام پرستی
نبی اکرم ﷺ پر ایمان نہ لانے کا انجام

2

آیات ۵۸-۵۹ رعایا اور حکومت کے حقوق و فرائض
حقِ امانت کی ادائیگی، عدل و انصاف کی پاسداری و بالادستی
اللہ، اس کے رسول ﷺ اور اولوالامر کی اطاعت

3

آیات ۶۰-۱۱۵ نفاق اور جہاد کے مباحث
منافقین کی متضاد رویہ، انکا جہاد اور رسولؐ کی اطاعت سے گریز، انکی کفر سے ہمدردیاں، مسلمانوں کا ان سے معاملہ

4

آیات ۱۱۶-۱۳۴ بنی اسرائیل اور مشرکین سے خطاب
اولادِ ابراہیم کی دونوں شاخوں کو توحید کی دعوت، ان کی گمراہی، ان کی غلط فہمیاں، استبدالِ قوم کی دھمکی

5

آیات ۱۳۵-۱۵۲
اسلام کا نظامِ عدل و قسط قائم کرنے کا حکم
نفاق سے بچنے کی تاکید

6

آیات ۱۵۳-۱۷۵ اہلِ کتاب (نصاریٰ) کو خطاب
یہود کو بھی خطاب، عیسائیوں کے عقیدے کی تصحیح (کہ وہ قتل نہیں ہوئے، عقیدۂ تثلیث کی مذمت، اسلام کی دعوت

7

آیات ۱۷۶- آیت کلالہ
قانونِ وراثت کی ایک ذیلی شق کی وضاحت

8

آیات ۱۱۵-۶۰

منافقین سے خطاب

منافقین پہ انتہائی شاق ۳ چیزیں - ان آیات میں یہی تین مباحث

1. رسول کی اطاعت (اس کی اہمیت اور اس کے مباحث)
2. قتال فی سبیل اللہ (فرض ہونے کے بعد اس سے جی چرانا....)
3. ہجرت فی سبیل اللہ (اللہ کے راستے میں گھر بار اور مال کو زیادہ عزیز رکھنا)

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ

اَلَمْ تَرَ - کیا تم نے نہیں دیکھا

اِلَى الَّذِيْنَ - ان لوگوں کی طرف جو

زَعَمَ يَزْعُمُ ، زَعْمًا و زُعْمًا — گمان / خیال کرنا، دعوی کرنا

يَزْعُمُوْنَ - دعویٰ کرتے ہیں

اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا - کہ وہ لوگ ایمان لائے

بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ - اس پر جو اُتارا گیا آپؐ کی طرف

وَ مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ - اور جو اتارا گیا آپ سے پہلے

أرادَ يُرِيدُ ، إرادَةً - ارادہ کرنا، چاہنا (IV)

يُرِيْدُوْنَ - وہ لوگ چاہتے ہیں

اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا - کہ فیصلے کے لیے لے جائیں (جھگڑے کو)

وَقَدۡ اُمِرُوۡۤا اَنۡ يَّكۡفُرُوۡا بِهٖ ؕ وَيُرِيۡدُ الشَّيۡطٰنُ اَنۡ يُّضِلَّهُمۡ ضَلٰلًاۢ بَعِيۡدًا ﴿۶۰﴾

اِلَى الطَّاغُوۡتِ - طاغوت کی طرف

وَقَدۡ اُمِرُوۡۤا - حالانکہ حکم دیا گیا ہے ان کو

اَنۡ يَّكۡفُرُوۡا بِهٖ - کہ وہ انکار کریں اس کا

وَيُرِيۡدُ الشَّيۡطٰنُ - اور چاہتا ہے شیطان

اَنۡ يُّضِلَّهُمۡ - کہ وہ گمراہ کرے ان کو

ضَلٰلًاۢ بَعِيۡدًا - دور کی گمراہی میں

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُوا بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ يُرِيدُونَ
أَن يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا أَن يَكْفُرُوا بِهِ ۖ وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَن يُضِلَّهُمْ
ضَلَالًا بَعِيدًا ﴿٦٠﴾

اے نبیؐ! تم نے دیکھا نہیں اُن لوگوں کو جو دعویٰ تو کرتے ہیں کہ ہم ایمان لائے
ہیں اُس کتاب پر جو تمہاری طرف نازل کی گئی ہے اور اُن کتابوں پر جو تم سے
پہلے نازل کی گئی تھیں، مگر چاہتے یہ ہیں کہ اپنے معاملات کا فیصلہ کرانے کے
لیے طاغوت کی طرف رجوع کریں، حالانکہ انہیں طاغوت سے کفر کرنے کا حکم
دیا گیا تھا۔ شیطان انہیں بھٹکا کر راہِ راست سے بہت دور لے جانا چاہتا ہے

Have you not seen those who pretend that they believe in that which is revealed unto thee and that which was revealed before thee, how they would go for judgment (in their disputes) to false deities when they have been ordered to abjure them? Satan would mislead them far astray.

محمد اقبال

ال

ال

ال ○

وَ اِذَا قِيۡلَ لَهُمۡ تَعَالَوۡا اِلٰى مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوۡلِ رَاَيۡتَ الۡمُنٰفِقِيۡنَ يَصُدُّوۡنَ عَنۡكَ صُدُوۡدًا ۚ‏ ﴿۶۱﴾

وَ اِذَا قِيۡلَ لَهُمۡ - اور جب بھی کہا جاتا ہے ان سے

تَعَالَوۡا اِلٰى مَاۤ - تم لوگ آؤ اس کی طرف جو

تعالَى يَتَعَالَى ، تَعَالِيًا - آنا

اَنۡزَلَ اللّٰهُ - اتارا اللہ نے

وَاِلَى الرَّسُوۡلِ - رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف

رَاَيۡتَ الۡمُنٰفِقِيۡنَ - آپ دیکھتے ہیں (اب) منافقین کو

رَأَى يَرَى ، رُؤْيَةً - دیکھنا

يَصُدُّوۡنَ - (کہ) وہ لوگ رکتے ہیں

صَدَّ يَصُدُّ ، صَدّاً - رکنا، روکنا، باز رہنا، باز رکھنا

صَدَّ يَصُدُّ ، صُدُوداً - اعراض کرنا، گریز کرنا

عَنۡكَ - آپؐ (کے پاس آنے) سے

صُدُوۡدًا - جیسے کہ رکا جاتا ہے

صُدُود - (مصدر) آخر میں تاکید کے لیے آیا ہے

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ
يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ۚ ﴿٦١﴾

اور جب لب سے کہا جاتا ہے کہ آؤ اُس چیز کی طرف جو اللہ نے نازل کی ہے
اور آؤ رسول کی طرف تو لب منافقوں کو تم دیکھتے ہو کہ یہ تمہاری طرف
آنے سے کتراتے ہیں

When it is said to them: "Come to what Allah hath revealed, and to the Messenger": You see the Hypocrites avert their faces from thee in disgust.

محمد اقبال

ال

ال

○ ال

فَكَيْفَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ثُمَّ جَآءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ ۖ بِاللّٰهِ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّآ اِحْسَانًا وَّتَوْفِيْقًا ﴿٦٢﴾

فَكَيْفَ اِذَآ - تو کیسا ہوگا جب

اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ - آلگے گی ان کو کوئی مصیبت

أصابَ يُصِيْبُ ، إصابةً - پہنچنا (IV)

بِمَا قَدَّمَتْ - اس کے سبب سے جو آگے بھیجا

اَيْدِيْهِمْ - ان کے ہاتھوں نے

ثُمَّ جَآءُوْكَ - پھر وہ آئیں گے آپؐ کے پاس

جَاءَ يَجِيْءُ ، مَجِيْئاً .. - آنا

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ - قسم کھاتے ہوئے اللہ کی

اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّآ - (کہ) نہیں ارادہ کیا ہم نے سوائے

اِحْسَانًا وَّتَوْفِيْقًا - بھلائی کا اور موافقت کا

توفیق- دو چیزوں میں مطابقت/موافقت کرنا

تقدیر کے موافق اچھے اعمال سرزد ہونا- توفیق ہے

فَكَيۡفَ اِذَاۤ اَصَابَتۡهُمۡ مُّصِيۡبَةٌ ۢ بِمَا قَدَّمَتۡ اَيۡدِيۡهِمۡ ثُمَّ جَآءُوۡكَ يَحۡلِفُوۡنَ ۖ
بِاللّٰهِ اِنۡ اَرَدۡنَاۤ اِلَّاۤ اِحۡسَانًا وَّ تَوۡفِيۡقًا ﴿۶۲﴾

پھر اس وقت کیا ہوتا ہے جب ان کے اپنے ہاتھوں کی لائی ہوئی مصیبت ان پر آ پڑتی ہے؟ اُس وقت یہ تمہارے پاس قسمیں کھاتے ہوئے آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خدا کی قسم ہم تو صرف بھلائی چاہتے تھے اور ہماری نیت تو یہ تھی کہ فریقین میں کسی طرح موافقت ہو جائے

How then, when they are seized by misfortune, because of the deeds which they hands have sent forth? Then their come to thee, swearing by Allah: "We meant no more than good-will and conciliation!"

ال

ال

○ ال

أُولَٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۗ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًاۢ بَلِيْغًا (63)

أُولَٰٓئِكَ الَّذِيْنَ - وہ لوگ ہیں کہ

يَعْلَمُ اللّٰهُ - جانتا ہے اللہ

مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ - اس کو جو ان کے دلوں میں ہے

فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ - تو آپ ان سے اعراض کریں

وَعِظْهُمْ - اور نصیحت کریں ان کو

وَقُلْ لَّهُمْ - اور کہیں ان سے

فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ - ان کے جی (دل) میں

قَوْلًاۢ بَلِيْغًا - ایک پہنچنے (اترنے) والی بلیغ

أُولَٰٓئِكَ الَّذِينَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِي قُلُوبِهِمْ ۚ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ
فِيٓ أَنْفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيغًا ﴿٦٣﴾

اللہ جانتا ہے جو کچھ ان کے دلوں میں ہے، ان سے تعرض مت
کرو، انہیں سمجھاؤ اور ایسی نصیحت کرو جو ان کے دلوں میں اتر
جائے

Those men,-Allah knows what is in their hearts; so keep clear of them, but admonish them, and speak to them a word to reach their very souls.

أُولَٰٓئِكَ الَّذِينَ يَعْلَمُ اللَّهُ مَا فِي قُلُوبِهِمْ ۚ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُل لَّهُمْ فِيٓ أَنفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيغًا ٦٣

ال

○ ال

ال

أ

(ر ي ب)

ح

و -

(XIVIII)

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ

وَمَآ اَرْسَلْنَا - اور نہیں ہم نے بھیجا

مِنْ رَّسُوْلٍ - کوئی رسول

اِلَّا لِيُطَاعَ - مگر (اس لیے) کہ اس کی اطاعت کی جائے

بِاِذْنِ اللّٰهِ - اللہ کے اذن سے

وَلَوْ اَنَّهُمْ - اور اگر یہ (ہوتا) کہ وہ لوگ

اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ - جب انہوں نے ظلم کیا اپنے آپ پر

جَآءُوْكَ - آ جاتے آپ کے پاس

فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ - پھر استغفار کرتے اللہ سے

لِيُطَاعَ - لامِ تعلیل

علّت (وجہ/سبب) کے بیان کے لیے آتا ہے

لَو - شرط یا تمنا کے لیے

جَاءَ يَجِيءُ ، مَجِيْئاً .. آنا

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ

وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ - اور استغفار کرتے ان کے لیے رسول ﷺ

لَوَجَدُوا اللّٰهَ - تو وہ لوگ پاتے اللہ کو

وَجَدَ يَجِدُ ، وَجْدًا و وِجْدَانًا - پانا

تَوَّابًا - بار بار توبہ قبول کرنے والا

تَوَّاب - تَوْبَةٌ سے مبالغے کا صیغہ

كُلُّ ابْنِ آدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ تمام ابن آدم خطاکار ہیں خطاکاروں میں سب سے اچھے بار بار توبہ کرنے والے ہیں (حدیث)

رَّحِيْمًا - ہر حال میں رحم کرنے والا

رَّحِيْم - رَحْمَةٌ سے مبالغے کا صیغہ

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ
جَاۗءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝٦٤

(انہیں بتاؤ کہ) ہم نے جو رسول بھی بھیجا ہے اس لیے بھیجا ہے کہ اذنِ
خداوندی کی بنا پر اس کی اطاعت کی جائے اگر انہوں نے یہ طریقہ اختیار کیا ہوتا
کہ جب یہ اپنے نفس پر ظلم کر بیٹھے تھے تو تمہارے پاس آ جاتے اور اللہ سے
معافی مانگتے، اور رسول بھی ان کے لیے معافی کی درخواست کرتا، تو یقیناً اللہ کو
بخشنے والا اور رحم کرنے والا پاتے

We sent not a messenger, but to be obeyed, in accordance with the will of Allah. If they had only, when they were unjust to themselves, come unto thee and asked Allah's forgiveness, and the Messenger had asked forgiveness for them, they would have found Allah indeed Oft-returning, Most Merciful.

محمد اقبال

وَمَآ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذۡنِ اللّٰهِ ؕ وَلَوۡ اَنَّهُمۡ اِذۡ ظَّلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ جَآءُوۡكَ فَاسۡتَغۡفَرُوا اللّٰهَ وَاسۡتَغۡفَرَ لَهُمُ الرَّسُوۡلُ ....

رسول ﷺ کا حقیقی مقام و مرتبہ

- اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے رسول کی حیثیت و عظمت کو پوری طرح نمایاں کردیا ہے
- یہاں فرمایا گیا کہ ہم نے جب بھی کوئی رسول بھیجا ہے تو صرف اس لیے نہیں بھیجا کہ اسے مان لیا جائے اور اس سے عقیدت و محبت کا اظہار کیا جائے بلکہ رسول اس لیے بھیجا جاتا ہے کہ اسے مانا بھی جائے، اس سے عقیدت بھی رکھی جائے اور اس سے محبت بھی کی جائے۔ لیکن سب سے بڑھ کر یہ کہ اس کی اطاعت کی جائے صرف عقیدت مان لینا کوئی معنی نہیں رکھتا جب تک اس کے ساتھ اطاعت شامل نہ ہو۔ اسی طرح وہ محبت اور عقیدت زبانی جمع خرچ کے سوا کچھ نہیں جس کے ساتھ اطاعت کی تائید شامل نہ ہو
- رسول کے آنے کی غرض ہی یہ ہوتی ہے کہ زندگی کا جو قانون وہ لے کر آیا ہے، تمام قوانین کو چھوڑ کر صرف اسی کی پیروی کی جائے اور خدا کی طرف سے جو احکام وہ دیتا ہے، تمام احکام کو چھوڑ کر صرف انہی پر عمل کیا جائے۔ اگر کسی نے یہی نہ کیا تو پھر اس کا محض رسول کو رسول مان لینا کوئی معنی نہیں رکھتا
- منافقین کو خطاب - کہ وہ ایمان کے دعوے اور محبت و عقیدت کے اظہار کو ہی ایمان کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے کافی سمجھتے ہیں، لیکن بد قسمتی سے مسلمانوں کا طرزِ عمل ملاحظہ کیجیئے، اپنی زندگی کو آپ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کے تابع نہیں لانا چاہتے، زبانی محبت کے دعوے اور چند نعتیں پڑھ کر اظہار محبت و عقیدت کرکے دین کے سب تقاضے پورے ہو جانا سمجھتے ہیں

وَمَآ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذۡنِ اللّٰهِ‌ؕ وَلَوۡ اَنَّهُمۡ اِذْ ظَّلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ جَآءُوۡكَ فَاسۡتَغۡفَرُوا اللّٰهَ وَاسۡتَغۡفَرَ لَهُمُ الرَّسُوۡلُ....

- تَعصِى الرَّسُولُ وَ اَنْتَ تَظْهَرُ حُبَّه (تو رسول کی نافرمانی کرتا ہے اور اس سے محبت کا اظہار بھی کرتا ہے)
  هَذَا لَعَمْرِى فِى الزَّمَانِ بَدِيع (میری بقا کی قسم زمانے میں یہ بالکل نئی بات ہے۔)
  لَوْ كَانَ حُبُّكَ صَادِقاً لَأُطَعْتَهُ (اگر تیری محبت سچی ہوتی تو تو رسول کی اطاعت کرتا)
  اِنَّ المحِبَّ لِمَنْ يَحِبُّ مُطِيع (کیونکہ محبت کرنے والا ہمیشہ اپنے محبوب کی اطاعت کرتا ہے) النابغة الذبياني
- عَنْ أَبِي هريرة رضي اللَّه عنه أَن رسول اللَّه صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وسَلَّم قالَ: كُلُّ أُمَّتِي يدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلاَّ مَنْ أَبِي، قِيلَ وَمَنْ يَأَبى يا رسول اللَّه؟ قالَ: «منْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الجنَّةَ، ومنْ عصَانِي فَقَدْ أَبِي- رواه البخاري
  (میری ساری امت جنت میں جائے گی، ہاں وہ نہیں جائے گا جس نے انکار کیا۔ صحابہؓ نے پوچھا: یا رسول اللہ کس نے انکار کیا؟ ارشاد فرمایا: جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے مجھے ماننے سے انکار کیا)
- رسول، اللہ کی قانونی اور تشریعی حاکمیت کا مظہر ہوتا ہے۔ اس کی نافرمانی اللہ کی نافرمانی ہے۔
- اس امر کی کوئی گنجائش نہیں کہ کوئی صاحب ایمان رسول کی عدالت کو چھوڑ کر اپنے کسی معاملے کو فیصلہ کے لیے طاغوت کی عدالت میں لے جائے، جس نے بھی ایسا کیا اس نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا کہ فی الحقیقت یہ چیز خدا کی حاکمیت کا انکار اور بالواسطہ شرک اور کفر کا ارتکاب ہے۔

وَلَوۡ اَنَّهُمۡ اِذۡ ظَّلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ جَآءُوۡكَ فَاسۡتَغۡفَرُوا اللّٰهَ وَاسۡتَغۡفَرَ لَهُمُ الرَّسُوۡلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيۡمًا ﴿۶۴﴾

- یہاں ایمان کے جھوٹے دعوے داروں (منافقین) کو خطاب کیا گیا ہے جنہوں نے اپنے فیصلوں کے لیے آپؐ اور آپؐ کی لائی ہوئی شریعت کی طرف رجوع نہیں کیا اور کسی اور طرف رجوع کر کے اپنی جانوں پہ ظلم کیا، تو یہاں ان کے اس عمل کی اصلاح کے لیے لائحہ عمل تجویز کیا گیا ہے
- ان کے عمل کی اصلاح اور ان کی نجات کی واحد شکل یہ تھی کہ وہ رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی غلطی کا اعتراف کرتے، خدا سے مغفرت کے طالب ہوتے اور رسول بھی ان کے لیے دعائے مغفرت کے ذریعہ سے ان کی سفارش کرتے تو اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول کرتا اور ان پر رحم فرماتا
- رسول ﷺ کا استغفار ان کے لیے بمنزلہ شفاعت، جس سے ان کے اس گناہ عظیم کے بخشے جانے کی توقع ہے
- یہ انہیں اس لیے بھی بتایا گیا کہ رسول ﷺ کے ہوتے ہوئے طاغوت کے پاس فیصلے کے لیے جانا رسولؐ کی صریح توہین بھی ہے اس وجہ سے یہ ضروری ہوا کہ وہ رسول کی رضا اور ان کی دعا بھی حاصل کریں
- یہاں رسول خدا ﷺ کی مخالفت اور آپؐ سے اعراض و روگردانی کو نفاق سے تعبیر کیا گیا ہے

فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿٦٥﴾

فَلَا وَ رَبِّكَ - پس نہیں، قسم ہے آپ کے رب کی

وَ - قسمیہ

لَا - نافیہ (قسم کی تاکید کے لیے)

لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى - وہ مومن نہ ہوں گے جب تک

يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا - وہ حاکم تسلیم کریں آپ ؐ کو جس میں

حَكَّمَ يُحَكِّمُ، تَحْكِيْمًا (II)
کسی کو منصف (حکم) بنانا/ماننا

شَجَرَ بَيْنَهُمْ - اختلاف کیا آپس میں

شَجَر - ہر وہ چیز جو مجتمع ہو کر بکھر جائے
مثلاً درجت، اختلاف، شجرہ نسب

ثُمَّ لَا يَجِدُوْا - پھر وہ نہ پائیں

فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا - اپنے جی (دلوں) میں کوئی تنگی

حَرَج - تنگی

مِّمَّا قَضَيْتَ - اس سے، جو آپ ؐ نے فیصلہ کیا

وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا - اور وہ لوگ تسلیم کریں جیسے تسلیم کرتے ہیں

سَلَّمَ يُسَلِّمُ، تَسْلِيْمًا
تسلیم کرنا (II)

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ
حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿٦٥﴾

نہیں، اے محمدؐ، تمہارے رب کی قسم یہ کبھی مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ اپنے باہمی اختلافات میں یہ تم کو فیصلہ کرنے والا نہ مان لیں، پھر جو کچھ تم فیصلہ کرو اس پر اپنے دلوں میں بھی کوئی تنگی نہ محسوس کریں، بلکہ سربسر تسلیم کر لیں

But no, by the Lord, they can have no (real) Faith, until they make thee judge in all disputes between them, and find in their souls no resistance against Thy decisions, but accept them with the fullest conviction.

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿٦٥﴾

ایمان کے لیے تین شرطیں (ایمان کی کسوٹی)

- یہ تینوں شرائط آپؐ کی دلیل، آپؐ کی لائی ہوئی شریعت اور اللہ کی طرف سے ل کی متعین کردہ حیثیت کے متعلق ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کو بھی نہ ماننے کو ایمان نہ رکھنے سے جوڑ دیا گیا ہے، اس لیے یہ اتنی اہم ہیں کہ کسی شخص کے ایمان کا دارومدار ان شرائط پر ہے
- اس لحاظ سے قرآن مجید کی یہ آیت اس موضوع پر ذروۂ سنام ہے
- ایمان کی ۳ شرائط: (۱) تمہارے ایمان کا اس وقت تک کوئی اعتبار نہیں جب تک تم اپنی زندگی کے تمام اختلافات میں اللہ کے رسول ﷺ کو آخری حکم، سند اور اتھارٹی نہ سمجھو۔

اللہ کے رسولؐ کی فیصلہ کن حیثیت صرف عبادات یا خالص دینی امور میں نہیں، بلکہ اعتقادات سے لے کر معاملات تک اور پھر عدالتوں سے لے کر ایوان ہائے حکومت تک، قومی معاملات سے لیکر بین الاقوامی معاملات تک تک، کسی سطح پر بھی اور کسی دائرے میں بھی کوئی معاملہ اس کے اطلاق سے باہر نہیں

یہ حکم صرف حضور ﷺ کی زندگی تک محدود نہیں ہے بلکہ قیامت تک کے لیے ہے جو کچھ اللہ کی طرف سے نبی ﷺ لائے ہیں اور جس طریقہ پر اللہ کی ہدایت وراہنمائی کے تحت آپؐ نے عمل کیا ہے وہ ہمیشہ کے لیے مسلمانوں کے درمیان فیصلہ کن سند ہے۔ اور اس سند کو ماننے یا نہ ماننے ہی پر آدمی کے مومن ہونے اور نہ ہونے کا فیصلہ ہے

لاَ يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَلَدِهِ وَوَالِدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ (البخاري)

فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَ يُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۶۵﴾

- (۲) آپ ﷺ کو حکم، پسند اور اتھارٹی تسلیم کرلینا ہی کافی نہیں، بلکہ آپ ؐ کے فیصلوں کو جو قرآن و سنت کی شکل میں موجود ہیں اور قیامت تک کے لیے باقی رہیں گے انھیں دل و جان سے قبول کرنا بھی ضروری ہے زبانی اقرار کافی نہیں بلکہ دل کی تصدیق اور دل کا میلان بھی ضروری ہے۔ جیسے ہی کسی معاملے میں یہ پلٹ ہو جائے کہ اس معاملے میں آنحضرت ﷺ کی ہدایت یہ ہے تو اگر دل اسے قبول کرنے میں تنگی محسوس ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس میں نفاق موجود ہے (صحابہ کرامؓ کا طرزِ عمل - سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا)

- تیسری چیز حقیقت میں ممذکورہ بالا دونوں چیزوں کا نتیجہ ہے۔ جب ایک شخص اللہ کے رسول ؐ کی اصل حیثیت کو تسلیم کرلیتا ہے، پھر اللہ کے رسول کے ہر فیصلے پر وہ دل و جان سے جھک جاتا ہے اور آپ ﷺ کی ایک ایک ادا پر سر تسلیم خم کر دیتا ہے تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی پوری دل کو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت میں دے دیتا ہے، اپنی خواہش سے دستبردار ہو جاتا ہے اور اپنے نفع و ضرر کے پیمانوں کو توڑ کر پھینک دیتا ہے۔ ان تین باتوں کا خلاصہ آنحضرت ﷺ نے ایک حدیث میں بیان فرما دیا:

- "لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يَكُونَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهِ" (صححه النووي) تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا تاوقتیکہ اس کی خواہش نفس اس تعلیم اور شریعت کے تابع نہ ہو جائیں جسے میں لے کے آیا ہوں

- اس حدیث پہ غور کیا جائے تو ایسا لگتا ہے کہ پوری زندگی اس میں سمٹ آئی ہے۔ گھر میں بھی حضور ؐ کی سنت حکومت کرتی نظر آتی ہے اور اجتماعی زندگی کے ہر ادارے میں اور حکومت کے ایوانوں میں بھی

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿٦٥﴾

نکات

- جن لوگوں نے اختلافی مسائل کے حل کیلئے حاکمیت رسول ﷺ کو قبول نہیں کیا، ان کی بے ایمانی پر اللہ تعالیٰ کا قسم کھانا۔
- اللہ تعالیٰ کا پیغمبر اکرم ﷺ کی نسبت اپنی ربوبیت کی قسم کھانا۔ اللہ کے نزدیک آپؐ کا بلند مقام و مرتبہ
- لوگوں کو ہر قسم کے اختلافی مسائل اور تنازعات کے حل کیلئے عدل وانصاف کی خاطر آپ ﷺ کی طرف رجوع کرنے کا حکم۔ آپ ﷺ کے وصال کے بعد آپؐ کی لائی ہوئی کتاب / شریعت / سنت کی طرف
- اختلافی معاملات میں قضاوت / عدالت میں آپؐ کے فیصلوں/احکام کو قلبی طور پر قبول کرنا ایمان کی علامت ہے، اور باہمی اختلافی مسائل میں سے حل کیلئے آپؐ کے علاوہ کسی اور کی طرف رجوع کرنا، بے ایمانی کی علامت ہے
- آپ کے فیصلوں سے تنگی ہونا، بے ایمانی کی علامت ہے۔
- حدیث کا انکار / استخفاف کرنے والوں کے لیے یہ آیت ایک واضح اور غیر مبہم حکم لیے ہوئے
- وہ لوگ جو قرآن کو تو بظاہر مانتے ہیں لیکن سنت واسوہ رسول ﷺ کی مخالفت کرتے ہیں، انھیں معلوم ہونا چاہیے کہ وہ نصوص قرآن کی مخالفت کر رہے ہیں اور وہ اسلام کی اس عملی زندگی سے محروم ہیں جو اصل دین ہے۔

وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ ۭ وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ

اَنَّا = اَنَّ + نَا

وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ - اور اگر ہم واقعی لکھتے ل ب پر

اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ - کہ قتل کرو اپنے آپ کو

اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ - یا تم نکلو اپنے گھروں سے

مَّا فَعَلُوْهُ - تو وہ نہ کرتے اس کو

اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ - مگر تھوڑے سے ل ب میں سے

وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا - اور اگر یہ (ہوتا) کہ وہ کرتے

مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ - اس کو نصیحت کی جاتی ہے ل ب کو جس کی

لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ - تو ہوتا بہتر ل ب کے لیے

وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا -اور (ہوتا) زیادہ سخت بلحاظ ثابت قدمی کے

وَعَظَ يَعِظُ وَعْظًا
نصیحت کرنا

ثَبَّتَ يُثَبِّتُ ، تَثْبِيْتًا (II)
ثابت قدم رہنا

وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا
قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ ۭ وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا ۙ (٦٦)

اگر ہم نے انہیں حکم دیا ہوتا کہ اپنے آپ کو ہلاک کردو یا اپنے گھروں سے نکل جاؤ تو ان میں سے کم ہی آدمی اس پر عمل کرتے حالانکہ جو نصیحت انہیں کی جاتی ہے، اگر یہ اس پر عمل کرتے تو یہ ان کے لیے زیادہ بہتری اور زیادہ ثابت قدمی کا موجب ہوتا

If We had ordered them to sacrifice their lives or to leave their homes, very few of them would have done it: But if they had done what they were (actually) told, it would have been best for them, and would have gone farthest to strengthen their (faith);

وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ ۭ وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ

منافقین کی بنیادی کمزوری

- منافقین کے اصل سبب نفاق سے پردہ اٹھایا ہے کہ یہ اسلام کے مدعی تو بڑھ چڑھ کر بنتے ہیں لیکن ابھی یہ جاہلیت کے سابق روابط و تعلق کے پھندوں سے پوری طرح آزاد نہیں ہوئے ابھی تک حائل ۔ برادری قبیلہ اور قوم کی زنجیریں بھی ل کے پاؤں میں ہیں اور وطن اور سرزمین کی وابستگیاں بھی دامن گیر ہیں
- شریعت کی پابندی کرنے میں ذرا سا تفصل یا تھوڑی سی تکلیف بھی یہ برداشت نہیں کر سکتے تو ل سے کسی بڑی قربانی کی ہر گز توقع نہیں کی جا سکتی۔
- اس وجہ سے یہ آگے بڑھنے کی بجائے بار بار پیچھے مڑ مڑ کر دیکھ رہے ہیں حالانکہ اسلام کا اول مطالبہ یہی ہے کہ آدمی ہر زنجیر کو توڑ کر صرف اللہ کے لیے اٹھ کھڑا ہو جس طرح مہاجرین اولین اٹھ کھڑے ہوئے۔
- ل کو اپنوں سے لڑنے (جنہوں نے اسلام کے خلاف کمر کس رکھی ہے) اور اپنے گھر بار چھوڑ کر مسلمانوں کے ساتھ آ ملنے کا حکم دیا جائے تو اس جہاد اور ہجرت کے لیے ل میں سے بہت تھوڑے آمادہ ہوں گے۔
- اگر یہ لوگ **شک اور تذبذب اور تردد** چھوڑ کر یکسوئی کے ساتھ رسول کی اطاعت و پیروی پر قائم ہو جاتے اور ڈانواں ڈول نہ رہتے تو ل کی زندگی تزلزل سے محفوظ ہو جاتی۔ ل کے خیالات، اخلاق اور معاملات سب کے سب ایک مستقل اور پائیدار بنیاد پر قائم ہو جاتے اور یہ ل برکات سے بہرہ ور ہوتے جو ایک شاہراہ مستقیم پر ثابت قدمی کے ساتھ چلنے سے ہی حاصل ہوا کرتی ہیں

وَّاِذًا لَّاٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّآ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٦٧﴾ وَّلَهَدَيْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿٦٨﴾

وَّاِذًا لَّاٰتَيْنٰهُمْ - اور تب تو ہم ضرور دیتے ان کو

اِذًا - حرفِ جزا کے طور پر (جواب اور جزا کے لیے آتا ہے)

مِّنْ لَّدُنَّآ - اپنے پاس سے

لَدُنَّا = لَدُنْ + نَا

لَدُنْ - پاس

اَجْرًا عَظِيْمًا - ایک شاندار بدلہ

وَّلَهَدَيْنٰهُمْ - اور ہم ضرور ہدایت دیتے ان کو

لَ - لام تاکید (ضرور کے معنی دیئے)

صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا - ایک سیدھے راستے کی

جب وہ شک چھوڑ کر ایمان و یقین کے ساتھ رسول کی اطاعت کا فیصلہ کر لیتے تو اللہ کے فضل سے ان کے سامنے سعی و عمل کا سیدھا راستہ بالکل روشن ہو جاتا اور انھیں صاف نظر آ جاتا کہ وہ اپنی قوتیں اور محنتیں کس راہ میں صرف کریں جس سے ان کا ہر قدم اپنی حقیقی منزل مقصود کی طرف اٹھے

اور جب یہ ایسا کرتے تو ہم انہیں اپنی طرف سے بہت بڑا اجر دیتے، اور انہیں سیدھا راستہ دکھا دیتے

And We should then have given them from our presence a great reward; And We should have shown them the Straight Way.

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ؕ ﴿۶۹﴾

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ - اور جو اطاعت کرے گا اللہ کی اور رسول ؐ کی

فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ - تو وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے

اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ - انعام کیا اللہ نے جن پر

مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ - نبیوں میں سے اور صدیقین میں سے

وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ - اور شہیدوں میں اور صالحین میں سے

وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا - اور اچھے ہیں وہ لوگ بطور رفیق کے

ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ - یہ فضل اللہ (کے پاس) سے ہے

وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا - اور کافی ہے اللہ بطور جاننے والے کے

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓـئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَ
الشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓـئِكَ رَفِيْقًا ؕ ﴿٦٩﴾ ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ﴿٧٠﴾

جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرے گا وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ
نے انعام فرمایا ہے یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین کیسے اچھے
ہیں یہ رفیق جو کسی کو میسر آئیں. یہ حقیقی فضل ہے جو اللہ کی طرف
سے ملتا ہے اور حقیقت جاننے کے لیے بس اللہ ہی کا علم کافی ہے

All who obey Allah and the messenger are in the company of those on whom is the Grace of Allah,- of the prophets (who teach), the sincere (lovers of Truth), the witnesses (who testify), and the Righteous (who do good): Ah! what a beautiful fellowship!
Such is the bounty from Allah: And sufficient is it that Allah knoweth all.

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓىِٕكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاۗءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰۗىِٕكَ رَفِيْقًا ۝٦٩

اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے

- **صدیق**: وہ شخص ہے جو نہایت راستباز ہو، جس کے اندر صداقت پسندی اور حق پرستی کمال درجہ پر ہو، جو اپنے معاملات اور برتاؤ میں ہمیشہ سیدھا اور صاف طریقہ اختیار کرے، جب ساتھ دے تو حق اور انصاف ہی کا ساتھ دے اور سچے دل سے دے، اور جس چیز کو حق کے خلاف پائے اس کے مقابلہ میں ڈٹ کر کھڑا ہو جائے اور ذرا کمزوری نہ دکھائے۔ جس کی سیرت ایسی ستھری اور بے لوث ہو کہ اپنے اور غیر کسی کو بھی اس سے خالص راست روی کے سوا کسی دوسرے طرز عمل کا اندیشہ نہ ہو۔
- **شہید**: کے اصل معنی گواہ کے ہیں۔ اس سے مراد وہ شخص ہے جو اپنے ایمان کی صداقت پر اپنی زندگی کے پورے طرز عمل سے شہادت دے۔ اللہ کی راہ میں لڑ کر جان دینے والے کو بھی شہید اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ وہ جان دے کر یہ ثابت کر دیتا ہے کہ وہ جس چیز پر ایمان لایا تھا اسے واقعی سچے دل سے حق سمجھتا تھا اور اسے اتنا عزیز رکھتا تھا کہ اس کے لیے جان قربان کرنے میں بھی اس نے دریغ نہ کیا۔ ایسے راستباز لوگوں کو بھی شہید کہا جاتا ہے جو اس قدر قابل اعتماد ہوں کہ جس چیز پر وہ شہادت دیں اس کا صحیح و برحق ہونا بلاتامل تسلیم کر لیا جائے۔
- **صالح**: وہ شخص ہے جو اپنے خیالات اور عقائد میں، اپنی نیت اور ارادوں میں اور اپنے اقوال و افعال میں راہ راست پر قائم ہو اور فی الجملہ اپنی زندگی میں نیک رویہ رکھتا ہو۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاۗءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰۗئِكَ رَفِيْقًا ۝69

اعلیٰ رفاقتیں

- جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کے دل و جان سے مطیع ہوں گے ان کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں رفاقت کے بہترین درجات، مواقع اور گراں قیمت اعزاز ہیں۔ جو رب ودود کی طرف ان کو سے بخشے جائیں گے
- اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرنے والے اگر صلحا کے درجے پر نہیں پہنچے تو وہ صلحا کے رفیق ہوں گے، اور وہ صلحاء جنہیں مرتبہ "شہادت" حاصل نہیں ہوا وہ شہداء کی معیت میں ہوں گے اور وہ جو "صدیق" تو ہیں مگر مقامِ نبوت نہیں مل سکا وہ انبیاء کے زمرہ عالی قدر میں رہیں گے
- جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت و فرمانبرداری میں لگے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ان کو انعام یافتہ حضرات کے ساتھ اور ان کی معیت کے شرف سے نوازیگا اور قصور مرتبہ و درجہ کے باوجود ان کو کاملین میں شمار اور ان کے ذیل میں ہی رکھے گا جو کہ ایک بڑا اشرف و اعزاز ہے
- اللہ تعالیٰ ہمیں بھی صالحین، شہدا، صدیقین اور انبیاء علیہ السلام کا ساتھ نصیب فرمائے - (آمین)

جیسے آخرت میں نیک لوگوں کو اعلیٰ درجات کے حاملین کی رفاقت اللہ کا انعام و اکرام ہوگا اس طرح اس دنیا میں نیک لوگوں کی صحبت خیر، بھلائی اور نیکی کی توفیق کا پیش خیمہ ہے

اضافی مواد

Reference Material

سوره

ا ○